بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدا ومصلیا

سوال میں بیان کردہ تفصیل کے مطابق مدّعیہ بیوی سیدہ زاہدہ بتول جعفری شیعہ ہے۔ لہٰذا پہلے تو اس بات کا تعین فرمالیں کہ آپ کا نکاح زاہدہ بتول سے شرعی اعتبار سے منعقد ہوا تھا یا نہیں، چنانچہ:

اگر اسکے عقائد کفریہ نہیں تھے، بلکہ صرف گمراہی کی حد تک تھے تو اس سے آپ کا نکاح پسندیدہ نہیں تھا، تاہم منعقد ہو گیا تھا۔ اس نکاح کے بعد آپ دونوں کے تعلقات خراب ہونے کے بعد جب بیوی نے نکاح ختم کروانے کیلئے عدالت سے رجوع کیا اور عدالت میں جو دعویٰ دائر کیا اس میں یہ الفاظ مذکور ہیں کہ:

"pronounce the divorce to the plaintiff verbally" یعنی مدّعٰی علیہ نے مدّعیہ کو زبانی طلاق دی۔ جبکہ سوال کی وضاحت میں مدّعیہ نے یہ بیان کیا ہے کہ مدّعٰی علیہ شوہر نے کوئی طلاق نہیں دی تھی، اور مدّعیہ کے وکیل نے کیس مضبوط کرنے کیلئے دعویٰ میں طلاق دینے کی بات غلط شامل کی تھی۔ اور مدّعٰی علیہ کا بھی کہنا ہے کہ اس نے کوئی طلاق نہیں دی ہے۔ لہٰذا اگر یہ بات واقعۃً درست ہے، اور واقعۃً شوہر نے کوئی طلاق نہیں دی ہے تو ایسی صورت میں یہ فیصلہ شرعاً غیر معتبر ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ شوہر کے بیان کے مطابق اسے عدالتی کاروائی کی کوئی اطلاع نہیں تھی، لہٰذا اگر شوہر اپنے بیان میں سچا ہے یعنی اسے عدالتی مقدمہ کی واقعۃً کوئی اطلاع نہ ہوئی ہو تو اسے متعنت نہیں کہا جا سکتا۔ لہٰذا ایسی صورت میں شرعاً دونوں کا نکاح برقرار ہوگا، اور دونوں بدستور میاں بیوی ہیں، لہٰذا ایسی صورت میں دونوں کیلئے حسبِ سابق میاں بیوی کی حیثیت سے ایک ساتھ رہنا جائز ہوگا۔

اور اگر عقائد کے اعتبار سے مذکورہ خاتون کی صورتحال کچھ اور ہے تو اسکی تفصیل لکھ کر شرعی حکم دوبارہ معلوم کرلیا جائے۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

طاہر محمود

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۹/رجب ۱۴۳۷ھ

۲۷/اپریل ۲۰۱۶ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ
۱۹/۷/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح
بندہ ابراہیم عیسیٰ
۱۹-۷-۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح